شذرات

مسلمانوں نے اپنی تاریخ کے زریں دور میں علمی لحاظ سے جو ترقی کی اور کس طرح انھوں نے اس وقت تک کے دنیا کی تمام قوموں کے سارے علوم و فنون عربی زبان میں منتقل کر دیے، اس کا اگر اندازہ کرنا ہو تو ابن ندیم کی مشہور تصنیف "الفہرست" پر ایک نظر ڈال لیجیے۔ اس تصنیف میں مرتب کی زندگی تک مختلف علوم و فنون پر لکھی اور دوسری زبانوں سے ترجمہ کی ہوئی تمام کتابوں کا ذکر ہے۔ ابن ندیم کا انتقال ۳۸۵ھ میں ہوا تھا۔

الفہرست میں تفسیر، فقہ، کلام، تاریخ اور ادب و شعر وغیرہ کے فنون کے علاوہ فلسفہ، ریاضیات، طب، موسیقی، سحر اور دوسرے مذاہب کی تصنیفات اور مصنفین کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ فلاسفہ کے باب کے تحت مصنف نے مختلف زبانوں سے عربی میں فلسفہ کی کتابوں کا ترجمہ کرنے والوں کے نام گنائے ہیں۔ اسی طرح ریاضی و ہندسہ میں جہاں یونانی کتابوں اور مصنفوں کا ذکر آیا ہے، وہاں ہندی اہلِ علم کے بھی نام ہیں۔ طب میں تو خاص طور سے ہندی طب سے استفادہ کیا گیا۔ جب وہ دوسری قوموں کے مذاہب و اعتقادات کو بیان کرتا ہے تو وہ کسی کو نہیں چھوڑتا۔ اور سب کے معتقدات اپنی اطلاع کے مطابق لکھ دیتا ہے۔

عباسی دور میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت جو انتہائی نقطۂ عروج پر پہنچی، اور مشرق و مغرب سب طرف وہ پھیلی تو اس کی وجہ ان کی دنیا جہاں کے علوم و فنون میں یہی گہرائی اور گیرائی تھی۔ عالم گیر تہذیبیں و ثقافتیں عالم گیر علوم و فنون سے ہی پروان چڑھتی ہیں۔

"ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ" نے ابن ندیم کی "الفہرست" کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ یہ ایک عنوان ہے ہماری تاریخ کے اس زریں دور کا۔

"ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ" نے حال ہی میں اہلِ سنت کے امام کلام علامہ اشعری کی مشہور کتاب مقالات الاسلامیین کے دوسرے حصے کا اردو ترجمہ چھاپا ہے۔ ایک امام اہلِ سنت اپنے زمانے کے فلسفیانہ مسائل پر کس معروضی انداز سے بحث کرتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔